''المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويديه ''(۱۴۰)

ترجمہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' کہ دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کی دعا کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ جنگ کی صورت میں تمہیں کیا حالات پیش آئیں گے''(۱۴۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اسلم'' یعنی فرماں بردار بن جاؤ تو حضرت ابراہیم نے جواب دیا ''اسلمت لرب العالمین'' یعنی میں نے تمام جہانوں کے رب کی فرماں برداری اختیار کی۔(۱۴۲)

معروف برٹش مستشرقہ کیرن آرم اسٹرانگ نے لکھا ہے کہ ''محمد ﷺ ایک ایسے مذہب وروایت کے بانی تھے جس کی بنیاد تلوار اور جبر پر نہیں تھی۔ مغربی پروپیگنڈے اور افسانے کے باوجود اسلام کا نام امن اور صلح کا مفہوم رکھنے والا ہے''۔(۱۴۳) حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے سوا دوسرے تمام مذاہب کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ نام نہاد امن کے دعویداروں نے خود انسانیت کے خون سے کرہ ارضی کو سرخ بنا کر رکھ دیا ہے۔(۱۴۴)

اسلامی معاشرے کی وسعت لامحدود ہے۔ ہر وہ معاشرہ جہاں اسلامی نظام تمدن اور شریعت کا نفاذ ہو اور قرآن وسنت کی پیروی کی جاتی ہو وہ اسلامی معاشرے میں شامل ہے۔
اسلامی معاشرے کی بنیاد مغربی معاشرے کی طرح زبان وثقافت پر نہیں ہے بلکہ مذہب اسلام کی بنیاد پر معاشرے کی تعمیر ہوتی ہے۔(۱۴۵)

اسلامی تہذیب وثقافت کی ابتداء آپ ﷺ کے زمانے سے ہوئی جب آپ ﷺ نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں نے اسے قبول کیا۔ آپ ﷺ دین اسلام کے ذریعے دنیا کا عظیم ترین ثقافتی انقلاب لے کر آئے جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ دیکھتے ہی دیکھتے پرانے رسم ورواج جن پر لوگ نسل در نسل عمل کر کے چلے آرہے تھے ختم ہو گئے اب ان کی جگہ نئی اسلامی روایتوں نے لے لی۔ اسلامی تہذیب وثقافت آپ ﷺ سے لیکر خلفائے راشدین کے دور تک تو واضح نظر آتی ہے لیکن اس کے بعد اس کی ہیئت تبدیل ہوتی گئی۔(۱۴۶) اسلامی

تہذیب وثقافت کا بنیادی نقطہ وحدانیت کا تصور ہے۔ جس کے گرد اسلامی تعلیمات وعقائد کے تمام جزئیات گھومتے ہیں۔ اس طرح اسلامی ثقافت میں تصور زندگی کی وحدانیت کا عقیدہ ہے اور تصور زندگی حقیقت بندگی کا اظہار ہے اور اسی کی پیروی مسلمان کی زندگی کا نصب العین ہے۔ افکار وعقائد کے تحت اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات رکھتا ہے اور اخلاقی تربیت کے اس کے پاس بہترین اصول ہیں اور دین اسلام کی صورت میں اس کے پاس نظام زندگی کی دستاویز ہے اور ان تمام پہلوؤں کا اگر حقیقی نظر اور تجزیاتی انداز سے جائزہ لیا جائے تو اسلامی ثقافت دراصل بین الاقوامی ثقافت کی بنیاد اور ضرورت ہے۔ (۱۴۷)

قدیم تہذیبیں اور ان کا ارتقاء

The earliest known civilizations arose in Mesopotamia between the Tigris and Euphrates rivers in modern-day Iraq, Persia in modern day Iran, the Nile valley of Egypt, the Indus Valley region of modern-day Pakistan and North India, and the parallel development of Chinese civilizations in the Huang He and Yangtze River valleys of China. Smaller civilizations arose in Elam in modern-day Iran, and on the island of Crete in the Aegean Sea, as well as the Olmec civilization and the Caral civilization in modern-day Mexico and Peru.(148)

طلوع اسلام کے وقت دنیا میں جہالت وتاریکی کا دور دورہ تھا۔ انسانی معاشرہ متعدد خطوں میں منقسم تھا۔ تاہم زمانہ قبل از اسلام میں مختلف ادوار میں دنیا میں متعدد تہذیبیں عروج پر آئیں ذیل میں ان تہذیبوں کا سرسری خاکہ دیا جاتا ہے تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ اسلام نے آ کر دنیا میں کیا انقلاب عظیم برپا کیا۔ (۱۵۰)

آشوری / بابلی / سمیری تہذیب جس ملک کو آج کل عراق کہتے ہیں اسے عہد نامہ قدیم میں ''ارم نہرین'' کہا گیا ہے۔ یونانی زبان کے لفظ میسوپوٹیمیا کا معنی بھی یہی

ہے۔(۱۵۱) دنیا کی وہ پہلی تہذیب جس نے وادی دجلہ اور فرات کو اپنا گہوارہ بنایا تاریخ میں سمیری تہذیب کے نام سے موسوم ہے۔(۱۵۲) قدیم زمانہ میں عراق دنیا کی تہذیب کا مرکز ہے اور یہاں آشوری اور بابلی تہذیبیں جلوہ گر ہوئی۔کوئی 4000ق۔م میں بابلی سلطنتیں قائم ہوئی۔پھر دو ہزار قبل مسیح کے قریب آشوریوں نے سارے عراق پر قبضہ کرلیا۔آشوریوں نے بابلی تہذیب کو اپنایا اور اس میں بہت سے نئے اضافے کیے۔اہل بابل نے لکھنے کا طریقہ ایجاد کرلیا۔اس سے ان کی علمی وادبی ترقی میں بہت مدد ملی۔(۱۵۳)

The Mesopotamian civilization of Sumer is officially is believed to have begun around 4000-3500 BC. It ended at 2334 BC with the rise of Akkad, and is the world's first civilization(154)

مصری یا اسرائیلی تہذیب مشہور یونانی مورخ ہیرو ڈوٹس (۱۵۵) نے مصر کو دریائے نیل کا تحفہ قرار دیا ہے۔(۱۵۶) دنیا کی دوسری قدیم ترین تہذیب مصری تہذیب ہے جس کا گہوارہ دریائے نیل کی وادی رہی ہے اور اس کی تاریخ تقریباً ۳۰۰۰ سال پر مشتمل ہے۔ (۱۵۷)

The Egyptian civilization of the Nile Valley started at around 3200 BC. It ended at around 343 BC, at the start of the Achaemenid dynasty's control of Egypt. (158)The civilization of ancient Egypt developed over more than three millennia. It began with the political unification of the major Nile Valley cultures under one ruler, the first pharaoh, around 3150 BC,(159) and led to a series of golden ages known as Kingdoms, separated by periods of relative instability known as Intermediate Periods. After the end of the last golden age, the New Kingdom, the civilization of ancient Egypt entered a period